حق کو چھپانا اور حق اور باطل کا ملانا سخت نقصان دہ ہے

(فرمودہ ۱۵- مئی ۱۹۱۴ء)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:-

وَ لاَ تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ- اَ تَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ- وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلاَّ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ- الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [1]-

اس کے بعد فرمایا:-

حق اور باطل کا ملانا سخت نقصان دہ ہوتا ہے- جن چیزوں میں آسانی سے امتیاز ہو سکتا ہے اور وہ علیحدہ ہو سکتی ہیں ان میں تو ہر ایک انسان فیصلہ کر سکتا ہے لیکن اگر ایک ناواقف انسان کے سامنے بری اور بھلی چیز ملا کر رکھ دی جائے تو اس کو ان میں امتیاز کرنا مشکلات میں ڈال دیتا ہے- مثلاً اگر کسی آدمی کے سامنے زہر اور تریاق ملا کر رکھ دیا جائے تو وہ زہر اور تریاق میں ہر گز فرق نہیں کر سکے گا- لیکن یوں اگر کہیں کہ یہ زہر کا پیالہ ہے اور وہ شہد کا- ان دونوں میں سے جس کو چاہو قبول کر لو تو بہت لوگ بلکہ سارے ہی لوگ سوائے ان کم بختوں کے جو کہ خود کشی کرنا چاہتے ہوں شہد کے پیالہ ہی کو لیں گے اور اگر شہد میں زہر ملا کر پیالہ بھر دیا جائے اور پھر کہا جائے کہ یہ شہد کا پیالہ ہے تو سارے پی لیں گے-

اسی طرح اگر حق اور باطل کو الگ الگ کر کے بتایا جائے تو لوگ جلد سمجھ لیتے ہیں-

لیکن شیطان اپنی کارروائی کرتا رہتا ہے اور حق کو باطل میں ملا کر لوگوں کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایسا مت کیا کرو۔ یعنی حق اور باطل کو مت ملاؤ۔ حق کو حق ہی کہو اور باطل کو باطل۔ کیونکہ اس طرح لوگ دھوکے میں آجاتے ہیں پھر حق کو چھپاؤ بھی نہ۔ اگر چھپاؤ گے تو لوگوں کو فائدہ کس طرح ہوگا۔ مجھے تعجب ہے کہ اگر کوئی دولتمند ہو تو اچھا لباس پہن کر یا امیرانہ ٹھاٹھ سے وہ اپنی دولت کو ظاہر کرتا ہے اور اگر کوئی عالم ہو تو علمیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح جو بھی کسی کے پاس اچھی چیز ہو اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک مثل مشہور ہے کہ کسی عورت نے ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو لوگوں کو دکھانے کیلئے اس نے اپنے گھر کو آگ لگادی۔ جب عورتیں اس کے پاس افسوس کیلئے آئیں تو کہنے لگی سب کچھ جل گیا ہے اور کچھ باقی نہیں بچا لیکن یہ انگوٹھی رہ گئی ہے۔ ایک عورت نے اس کو کہا کہ تو نے یہ انگوٹھی کب بنوائی ہے تو اس نے کہا اگر یہی بات تو پہلے پوچھتی تو میرا گھر کیوں جلتا۔ اگرچہ یہ بات تو ایک لطیفہ ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ذرا کسی کے پاس علم ہو، دولت ہو، وجاہت ہو وہ اس کو پھیلانے کی بڑی کوشش کرتا ہے لیکن لوگوں کے پاس دین کی بڑی بڑی خوبیاں ہوتی ہیں ان کے اظہار کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر کسی مسلمان کے پاس ایک ایسا ہیرا ہو جو کسی کے پاس نہ ہو تو وہ ضرور فخر کے طور پر لوگوں کو دکھاتا پھرے گا کہ میرے پاس اس قدر قیمتی ہیرا ہے جو کہ کسی اور کے پاس نہیں لیکن وہ خدا کے دیئے ہوئے قیمتی ہیرے لوگوں کو نہیں دکھاتا۔ قرآن شریف کے سوا یہ قیمتی ہیرے کہاں محفوظ ہیں اور اسلام کے بغیر کہاں ہیں؟ مگر چونکہ مسلمان ان کو پیش نہیں کرتے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یقین نہیں ہے کہ یہ ہیرے ہیں کیونکہ اگر یہ ان کو ہیرے سمجھیں تو کیوں نہ کسی کے آگے پیش کریں۔ اب مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ اسلام کو چھپاتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جان بوجھ کر حق کو مت چھپاؤ۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ پھر فرماتا ہے کہ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر کام کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین حکم بیان فرمائے ہیں (۱) نماز قائم کرو (۲) زکوٰۃ دو (۳) رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ اس تیسرے حکم پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ میں رکوع بھی شامل ہے کیونکہ جو آدمی نماز پڑھے گا وہ رکوع بھی ضرور کرے گا تو جب رکوع

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ میں شامل ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اِرْ کَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ الگ فرماتا ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ یہود اس کے مخاطب ہیں لیکن میرے نزدیک اس میں ایک حکمت ہے اور وہ یہ ہے کہ رکوع کے معنے جھکنے' میلان کرنے اور مائل ہوجانے کے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے جو لطیف بات بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے معیّن شدہ احکام تو فرائض میں داخل ہیں اس لئے وہ تو اسی طرح بجالائے جاتے ہیں۔ جس طرح کہ ان کا حکم ہے۔ مثلاً ظہر کی نماز کی چار رکعتیں ہیں - ہندوستان' شام' چین' مصر' عرب اور افریقہ غرضیکہ ہر ایک جگہ کے مسلمان چار ہی رکعتیں پڑھیں گے کیونکہ اس کی شریعت نے حدبندی کردی ہے۔ اسی طرح جن احکام کو شریعت نے فرائض ٹھہرادیا ہے' ان کو ہر ایک مسلمان خواہ وہ کسی ملک میں رہنے والا ہو یا کوئی زبان بولنے والا ہو یکساں طور پر ادا کرے گا۔ ایسے سب احکام جو عبادت کیلئے ہیں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک عبادت جسمانی ہوگی یا مالی' اس لئے عبادت کے سب فرائض ان دو حکموں کے اندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو تو اسی طرح پورا کرو جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اور باقی نیکیاں جن میں تم کو اختیار دیا گیا ہے ان کے کرنے کا طریق یہ ہے کہ اِرْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ - جماعت سے مل کر کرو اور علیحدہ علیحدہ ہمارے حضور میں نہ آؤ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جماعت میں سے ایک بالشت بھی دور ہوجاتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے [۲] - اب لوگ کہتے ہیں کہ جبکہ ہمارے پاس سچی تعلیم موجود ہے تو پھر جماعت کی کیا ضرورت ہے لیکن خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر نیک بات بھی کرنی ہو تو بھی جماعت کے ساتھ مل کر کرو۔ صحابہ کرام نے اپنے عمل سے اس کی تشریح کردی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ بہت محتاط آدمی تھے جب بہت بغاوت ہوئی تو انہوں نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہ لوگ تو مارتے ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ جماعت کو لو اور جماعت کے ساتھ رہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر جماعت آپ کے خلاف ہو تب میں کیا کروں۔ فرمایا۔ پھر بھی جماعت کے ساتھ رہو۔ انہوں نے پھر کہا کہ لوگ آپ کو قتل کردیں گے تو پھر۔ آپ نے فرمایا کہ پھر بھی جو جماعت ہو اس کے ساتھ مل جاؤ علیحدگی ہرگز اختیار نہ کرو۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے یہود! تم لوگوں کو تو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور ان کو پڑھ پڑھ کر

سناتے ہو- لیکن اپنے آپ کو بھول گئے ہو- آجکل بھی لوگ اتفاق' اتحاد کا وعظ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت کے احکام کو نہ توڑو اور ان کو ترک نہ کرو لیکن خود سب کچھ کرتے ہیں اور برے کاموں کو نہیں چھوڑتے- ایسے آدمی کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کریں تو رشتہ دار' ماں' باپ' بھائی وغیرہ مخالفت کرتے ہیں- اس لئے ان کیلئے خداتعالیٰ نے فرمایا- اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ - یعنی زکوٰۃ اور صلوٰۃ سے مدد مانگو اور دعائیں مانگو- پھر یہ کام مشکل تو ہے مگر خدا کے حضور متوجہ ہونے والے لوگ کسی مشکل کی پرواہ نہیں کرتے اور حق بات کی مخالفت سے نہیں ڈرتے-بے دین لوگوں کیلئے پانچ وقت کی نماز پڑھنی مشکل ہوتی ہے دنیاوی کاموں میں لگے رہتے ہیں- یہاں ایک آدمی آیا تھا جب وہ واپس گیا تو کسی نے یہاں کے حالات دریافت کئے- وہ کہنے لگا کہ وہاں تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا- دن میں ہزاروں نمازیں پڑھی جاتی ہیں- جن لوگوں کا تعلق خداتعالیٰ سے نہیں ہوتا- ان کو نماز کی کہاں توفیق مل سکتی ہے- نماز کیلئے عزت ومال اور وقت کی قربانی کرنی پڑتی ہے- مثلاً اگر ایک افسر یا حاکم مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جاکر بیٹھے تو اس کا چپڑاسی اس کے پاس بیٹھ سکتا ہے یا اس کے کندھے سے کندھا ملا کر ایک نومسلم چوہڑا نماز پڑھ سکتا ہے- لیکن جن لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب سے ملیں گے ان کیلئے یہ باتیں ذرا بھی مشکل نہیں ہوتیں - خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے کام ضائع نہیں ہوں گے بلکہ سب کاموں کا پورا پورا اور ٹھیک بدلہ ان کو دیا جائے گا-

خداتعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہو جو اس کے حضور گر جاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوسکتے- وہی نہیں بلکہ حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا کے بندوں کی اپنی عمر میں سات پشتوں تک کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا [۵] - یہ ترقی کا گُر ہے کہ تم خدا کو کبھی نہ بھولو- تم اور تمہاری اولاد اور پھر اولاد کی اولاد بھی کبھی ضائع نہ ہوگی- تم اللہ تعالیٰ کے حضور پسندیدہ ہوجاؤ- خدا اپنے ہر ایک بندے سے وفاداری کرتا ہے کیونکہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ [۶] - جب تک انسان خود اپنے اندر گند اور پلیدی پیدا نہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے انعام و اکرام بند نہیں کرتا-جب کبھی تم پر کوئی مصیبت یا ابتلاء آئے اور آتے رہیں گے کیونکہ یہ سلسلہ نہ آج تک بند ہوا ہے اور نہ آئندہ بند ہوگا- خلافت خواہ دوسری ہو یا تیسری یا چوتھی ہو یا پانچویں یا چھٹی- ہمیشہ یہ ابتلاء آتے رہیں گے- اگر ابتلاء نہ آئیں تو پھر خدا کی طاقت کس طرح ظاہر ہو-

ان ابتلاؤں کا علاج صرف یہی ہے کہ تم خداتعالیٰ کو یاد رکھو اور اس کے حضور گر گر کر دُعائیں کرو۔ خداتعالیٰ ایسے اسباب پیدا کردے گا جن سے تمہارے سب مصائب دور ہوجائیں گے اس گر کے یاد رکھنے والے کیلئے نہ آج دُکھ ہے اور نہ آج سے کئی سال بعد ہوسکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے خدا اس کو تباہ کرے۔

(الفضل ۲۰۔ مئی ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ: ۴۳ تا ۴۷

۲؎ "مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً" بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی اموراً...الخ

۳؎ "میں نے صادق کو بے کس اور اُس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہیں دیکھا"۔
(زبور باب ۳۷ آیت ۲۵)

۴؎ الرعد: ۱۲